رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲، ۶، ۱۰، ۱۴، ۱۸، ۲۲، ۲۶، ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان سے شایع ہوتا ہے

الحکم
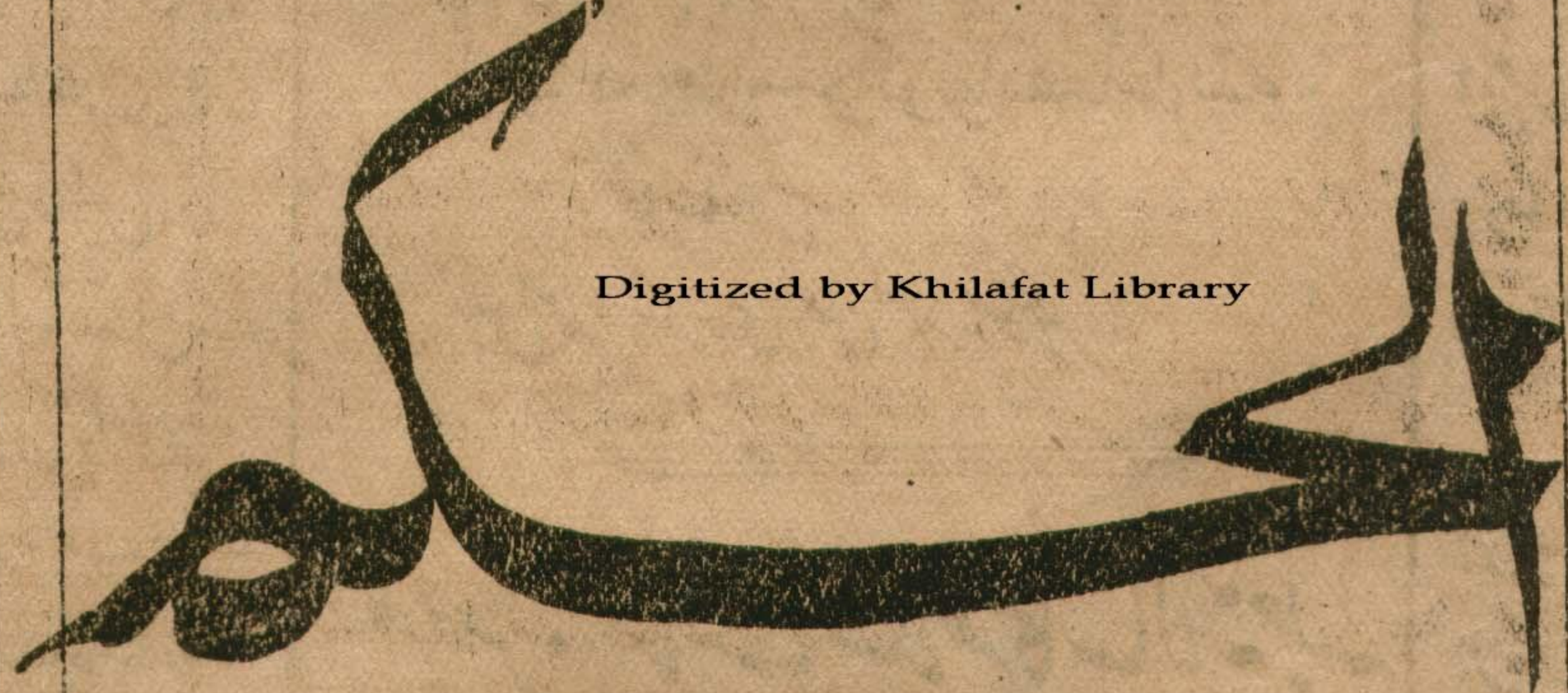
چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے ۔۔۔ صہ
۲۔ خواص و معاونین سے ۔۔۔ ۵ عہ
۳۔ ہندوستان سے باہر سے ۔۔۔ ۷ روپے
۴۔ غیر مذاہب والوں سے ۔۔۔ ۱۲ روپے
۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۔۔۔ ۱۲ آنہ

نوٹ

عہ ۲ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔
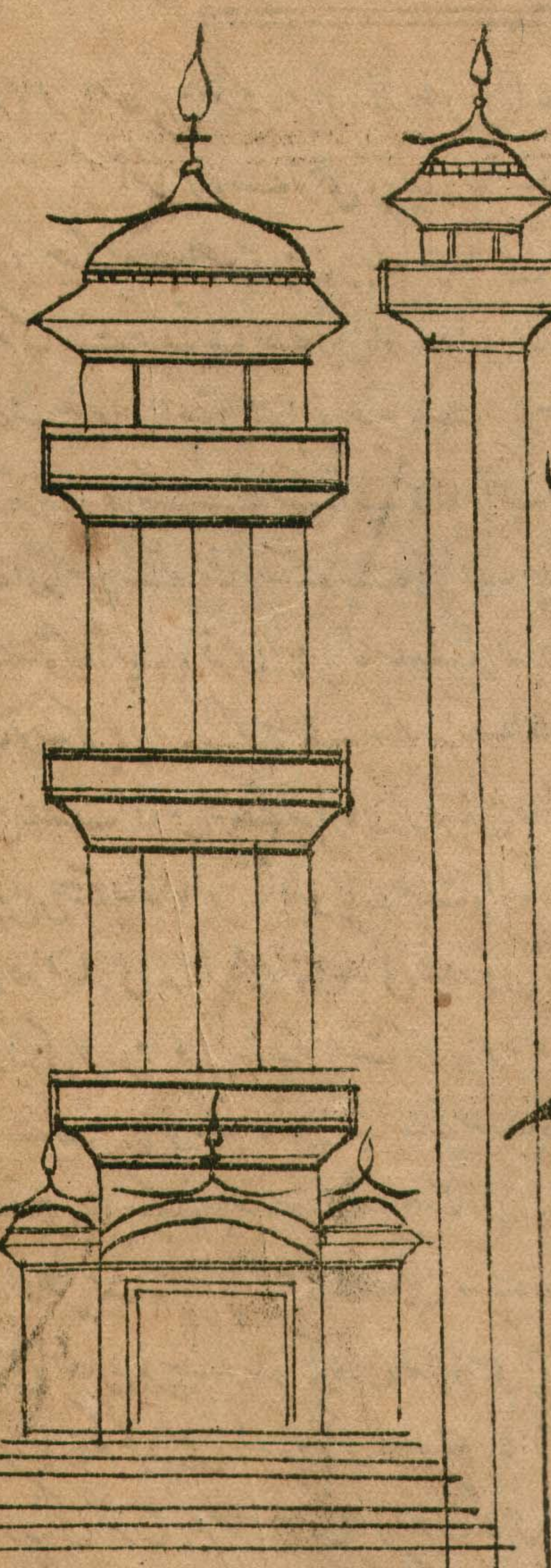
نمبر ۲ || قادیان دارالامان مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۸ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۲۶ھ || جلد ۱۲

انجمن احمدیہ مونگھیر اور صوبہ بہار کے احمدیوں کا فرض

کیا ہمارے بہاری احمدی بھائیوں کو معلوم ہے کہ آج کل احمدی دنیا میں کیا ہو رہا ہے دارالامان کی صدر انجمن احمدیہ کس مہم کی تیاری میں ہے۔ پنجاب کے احمدی بہادر کس طرح بڑھ بڑھ کر اپنی دلاوری دکھا رہے ہیں۔ وہ کونسا گھر ہے جسکو بنانا مقصود ہے؟ اور ہر ایک احمدی کو اس کا مزدور ہونا ضروری ہے؟ وہ کونسے بڑے بڑے معمار اسکی تیاری میں سرگرم ہیں؟ اگر آپ لوگوں نے نہیں جانا اور نہ سمجھا تو افسوس ہے۔ اور اگر اس کی مزدوری نہ کمائی تو حسرت۔ یہ مکان تعلیم الاسلام کی بلڈنگ ہے (خدا اسکو مکمل کرے) اس میں احمدیوں کے ہونہار بچے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زیر سایہ تعلیم پاوینگے۔ اس میں ان کو اسلامی آداب اسلامی اخلاق اسلامی ہمدردی کا سبق پڑھایا جائیگا! اسلامی قواعد و پریٹ سکھائی جاوے گی۔ کسر صلیب کے شاندار آبدار حربوں سے انکو آراستہ پیراستہ کیا جائیگا۔ صلیب کی کاٹ چھانٹ کی روحانی مشق کرائی جائیگی! اور ایک دن ایسا ہوگا کہ اسی تعلیم الاسلام کے تعلیم یافتہ بچے یورپ کی گلیوں میں پھر تبلیغ کرتے نظر آوینگے (کاشکہ میں بھی انہی بچوں میں ہوتا) کیسی مبارک ہے پنجاب کی زمین اور کیا اچھا ہے ہمارے پنجابی احمدیوں کا نصیبہ جو کسی نادر اور سفید موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور ہر ایک سعادت کے حاصل کرنے کو آگے ہی دوڑتے ہیں۔

اے بہار کی زمین کیا تو بالکل مردہ ہو گئی ہے کیا مدینۃ المسیح والمہدی کی مسیحا نفس اور روح پرور ہواؤں کے جھونکوں نے شفا رحمت کے اُجلے بادلوں کو ادھر اُڑا کر نہیں لایا! اور نور کا منہ تجھ پر نہ برسایا؟ برسایا! اور ضرور برسایا نور کے قطرے موتی بن بن کر ضرور گرے لیکن اے شور زمین تو نے سنبل و ریحان نہ اُگائے مولانا حسن علی رحمۃ اللہ علیہ جیسا قوم کا فدائی بنگال و بہار کا پہلا احمدی تائید حق کے ساتھ آیا۔ لیکن تو نے اس کی تحریک کی تائید نہ کی صدر انجمن احمدیہ کے شایع کردہ قواعد کے مطابق مقام مونگھیر میں ایک انجمن احمدیہ صوبہ بہار قایم کی گئی ہر جگہ اشتہار و خطوط بھیجے گئے لیکن سوائے مونگھیر و بعض اطراف مونگھیر و بھاگلپور کے بعض احبابوں کے کسی نے لبیک نہ کہا۔ قوم کے مسلم بزرگ علمی و دنیا کے نامور عالم جناب مولانا مولوی ابو المجد محمد عبد الماجد صاحب نے اسکی میر مجلسی قبول فرمائی۔ لیکن خفتہ بختوں کو اسکی خبر نہیں۔ کیا صوبہ بہار و نیز بنگال کے لئے یہ باعث شرم نہیں کہ ملک کے اس قدر وسیع رقبہ میں دس بیس انجمن احمدیہ بھی نہیں صرف ایک انجمن احمدیہ ہو۔ اور اس کی حالت بھی قابل حسرت ہو اور معدودے چند اس کے ممبر ہوں سلسلہ کی ضرورتوں پر آئے دن ارٹیکلین نکل رہی ہیں علن اعلان کر رہا ہے مگر ہم ہیں کہ سو رہے ہیں۔ قادیان سے مبارک وفد کے نکلنے پر ہر جگہ خوشیاں منائی جاتی ہیں عقیدتمندانہ جوش و ارادت میں اس شعر کے ساتھ خیر مقدم ہو رہا ہے۔

بے حجابانہ درآ بر در کاشانۂ ما +
کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما +

لیکن بہار کی قسمت میں یہ خوش نصیبی کہاں الوالعزمی کے

خانہ کا نام یا سطر میں اسکا نام ہی نظر نہیں آتا۔

آخر اس بے توجہی کی کیا وجہ ہے پیارے احمدیو! جبکہ آپ احمدی ہیں۔ جبکہ آپنے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے جبکہ آپ نے دین اور دین کی ہمدردی کے لئے اپنے جان اپنے مال اور اپنی عزیز سے عزیز چیزوں کو وقف کرنیکا وعدہ کیا ہے جبکہ آپ کا امام آپ میں موجود ہے اور اسی کے اشارے سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ تو کیا آپ پر فرض نہیں کہ سلسلہ کی ضرورتوں کی طرف توجہ کریں صدر انجمن احمدیہ کے ہر ایک اعلان پر کان لگائیں حضرت اقدس کے ہر فرمان پر قربان جائیں اور تن دہن من سب سے حاضر پائیں۔ اُٹھو یار و ہمت و استقلال سے کام لو خدا تمہاری مدد کریگا۔ سلسلہ کی ضرورتوں کو اپنی ذاتی ضروریہ کی طرح سمجھو۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم غریب ہیں۔ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ آخر دنیا کے سب دھندے کرتے ہی ہو۔ کھانا پینا سونا اُٹھنا بیٹھنا اور زندگی کے لئے سانس لینا انسانی ضروریات میں سے ہے کیا ہی کوئی انسان غریب و نادار کیوں نہ ہو کسی نہ کسی طرح ان ضرورتوں کو کم و بیش ضرور پورا کرتا ہے۔ کاش کہ ان ضرورتوں کی طرح ہم سلسلہ کی ضرورتوں کو بھی ضروری سمجھیں نہ کھائیں جب تک سلسلہ کو نہ کھلائیں نہ پئیں جبتک سلسلہ کو سیراب نہ دیکھلیں نہ سانس لیں جس میں کہ سلسلہ کی ہواخواہی نہ ہو۔ کیونکہ اس سے اپنی ہی زندگی ہے اپنی سیرابی ہے اور اپنے ہی روح کی پرورش ہے۔ سلسلہ تو اپنی ضرورتوں کو پورا کر کے رہیگا۔ پر حسرت ہے میری ذات پر اگر ہم نے ایسے وقت میں ایسے موقعہ پر ایسی مصلحت پر توجہ نہ کیا۔

آجکل قوم میں عمارت فنڈ کا چندہ درپیش ہے ہر جگہ کی انجمن دریا دلی کے ساتھ چندے دے رہی ہے اور لنگر خانہ کا یکمشت چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ مجھکو امید ہے کہ ہمارے احمدی بھائی مونگیر بھاگلپور پورنیہ مظفر پور پٹنہ گیا آرہ کلکتہ وغیرہ کے ضلعوں میں جہاں کہیں ہو اس مبارک موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دینگے اور حسب لیاقت و استطاعت اپنے فراخدلی کے ساتھ عمارت فنڈ اور لنگر خانہ کا یکمشت چندہ محاسب انجمن احمدیہ مونگیر جناب ماسٹر محبوب علی صاحب کے نام روانہ فرماوینگے اور جن احباب نے ہنوز اس انجمن کی ممبری نہیں قبول کی ہے ساتھ ہی اس کے اپنے نام نامی معہ تعداد ماہانہ چندہ سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔ ہم نے اپنے موجودہ ممبروں کے نام خاص خاص خطوط روانہ کئے ہیں اور اپنے معززین ممبروں سے خصوصاً جناب مولوی نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے ڈپٹی کلکٹر مولوی اختر علی صاحب پولیس انسپکٹر مولوی سید وزارت حسین صاحب سرکل افیسر منشی سعید الحسن صاحب مختار مولوی سید ارادت حسن صاحب زمیندار و نیز احباب سورجگڈہ سے امید کیجاتی ہے کہ سلسلہ کی اس اہم ضرورت پر سلسلہ کی ہمدردی کا بہتر ثبوت دینگے۔ اخویم جناب مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے سب ڈپٹی کلکٹر آجکل قادیان میں تشریف رکھتے ہیں آپ نے بذریعہ خط خاکسار کو مطلع فرمایا ہے کہ میں اپنا چندہ یہیں داخل کر دونگا اور آپ افسوس ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری انجمن نے ہنوز کچھ بھی نہ کیا۔

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللّٰہ۔

خاکسار

خلیل احمد (سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر)

انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں جو ۱۷ سے ۱۹ اپریل ۱۹۰ء تک رہینگی منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ بہی خواہان و ہمدردان انجمن کی خدمت میں بالعموم اور ممبران انجمن کی خدمت میں بالخصوص نہایت ادب سے التماس ہے کہ وہ اس قومی جلسہ میں شامل ہو کر اراکین انجمن کو مرہون منت فرماویں۔ اس کے علاوہ معاملات موجودہ بھی اس امر کے سخت متقاضی ہیں کہ برادران اسلام کثرت سے شریک جلسہ ہوں۔ اور حالات اصلی سے واقفیت حاصل کر کے اس نیک اور مفید کام کے قایم اور جاری رہنے کا مکمل بندوبست کریں۔ حکام نارتھ ویسٹرن ریلوے اور اودہ اور روہیلکھنڈ ریلوے نے درجہ سویم اور درمیانہ درجہ کے لئے کرایہ میں حسب دستور رعایت دیدی ہے۔ مسافت کے لئے وہی پچاس میل کی شرط رکھی گئی ہے۔

شریک جلسہ ہونے والے صاحبان سے گذارش ہے کہ محصول کے لئے صرف آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر سرٹیفکٹ دفتر انجمن سے منگوالیں۔ ایک سرٹیفکٹ صرف ایک شخص استعمال کر سکے گا۔

خاکسار شمس الدین جنرل سکرٹری

سکول کا ایک کمرہ

انجمن احمدیہ انبالہ و شملہ نے متفق ہو کر بنوانیکا پختہ ارادہ کر لیا ہے

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

مجھے پیشتر چنداں خیال نہیں تھا۔ کہ چندہ کے متعلق انجمن کی کارروائی کو اخبار میں شایع کیا جائے۔ مگر آخر ثابت ہوا ہے۔ کہ اس سے بھی ایک قسم کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات عمدہ نتایج نکلتے ہیں۔ چندہ سکول کے متعلق میری چٹھی اخبار الحکم میں شایع ہونے پر مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکہ دار کمسریٹ انبالہ نے جو وہاں کی انجمن کے محاسب ہیں۔ مجھے خط لکھا کہ شملہ اور انبالہ کی انجمنوں کا موعودہ چندہ ۱۰۸۵ روپے ہے۔ اگر اس میں ایک سو پندرہ روپیہ کا اضافہ ہو جائے تو ہر دو انجمنوں کی طرف سے سکول کا ایک کمرہ تیار ہو سکتا ہے۔ پس اگر شملہ کی جماعت پسند کرے تو اس تجویز کو انبالہ کی انجمن کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور اگر یہ تجویز منظور ہو جائے تو دیگر انجمن کے لئے باعث تحریک ہوگی اور دوسرے ثواب دوامی قایم رہیگا۔

مجھے یہ تجویز نہایت پسندیدہ معلوم ہوئی چنانچہ میں نے بعض ممبروں کی رائے سے گذشتہ اتوار کے جلسہ میں اس سوال کو انجمن کے سامنے پیش کر دیا۔ سو الحمد للہ کہ سب نے متفق ہو کر اس تجویز پر صاد کیا۔ اور بعض صاحب توفیق احباب نے فراخدلی سے رقم موعودہ پر اضافہ کر دیا۔ اس وقت کل رقم موعودہ صما عہ روپیہ تک پہنچ گئی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

نام	رقم	نام	رقم
برکت علی صاحب	ماسہ	بابو ولی محمد صاحب	عہ
مولوی خدا بخش صاحب	للعہ	بابو عبد الرحمٰن صاحب	للعہ
مولوی عمر الدین صاحب	سہ	منشی شمس الدین صاحب	سہ
بابو امیر الدین صاحب	سہ	شیخ ولی اللہ صاحب	سہ
صوفی کرم الٰہی صاحب	سہ	منشی نبی بخش صاحب	سہ
شیخ الہ دین صاحب	عہ	ملک غلام محمد صاحب	عہ
شیخ کلن صاحب	عہ	ماسٹر سلطان خان صاحب	لعہ
چودہری نذیر حسین صاحب	عہ	ماسٹر نور محمد صاحب	لعہ

میزان کل صما عہ

علاوہ ازیں چار پانچ ممبر ابھی باہر ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ چھ سو روپیہ ہو جائیگا۔ بہر حال ہم کوشش کرینگے۔ اور انشاء اللہ چھ سو کی رقم پوری ہو جاویگی۔ اگر انبالہ کی انجمن نے تجویز مذکورہ منظور کر لیا تو ہر دو انجمن کی طرف سے سکول کا ایک کمرہ تیار ہو سکتا ہے۔ جس کا تخمینہ صدر انجمن احمدیہ نے ایکہزار دو سو روپیہ لگایا ہے۔ امید ہے کہ انبالہ کی جماعت بھی اس تجویز کو منظور کر لیگی۔ کیونکہ ان کو حصہ مساوی شراکت میں صرف طاعہ روپیہ کی کمی ہے۔ جو اگر ممبر نسبتاً قوم موعودہ میں تھوڑا تھوڑا اضافہ کر دیں تو پوری ہو سکتی ہے۔ براہ مہربانی اس چٹھی کو اپنے اخبار میں شایع کر دیں تا کہ اگر دوسری انجمنیں اس تجویز کو پسند فرمائیں تو اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

افسوس ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے جو خط چندہ سکول کے متعلق موصول ہوا اسمیں لنگر خانہ کے سوال کا ذکر نہیں تھا۔ اور ہمیں سکول کا چندہ کرنیکے بعد معلوم ہوا کہ اس تحریک میں لنگر خانہ کو

شامل کرنا سخت ضروری ہے۔ چونکہ ہم سکولوں کا چندہ کر چکے ہیں اور ابھی فہرست تکمیل کو نہیں پہنچی۔ اسلئے ہم ابھی اس لئے سرِدست اور چندے کی تحریک نہیں کر سکتے۔ تاہم ہم نے ارادہ کیا ہے کہ جونہی سکولوں کا چندہ وصول ہوگیا ویسے ساتھ ہی لنگر خانہ کا سوال اٹھایا جاویگا اور انشاء اللہ لنگر خانہ کے چندے میں شریک ہونیکا ثواب بھی حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ارادوں میں کامیابی کرے۔ والسلام

خاکسار

برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء

ڈیپوٹیشن کا دوسرا دورہ۔

وفد کا دوسرا دورہ جیسا کہ پہلے اطلاع دی گئی ہے لائل پور کے لئے تھا۔ مگر وہاں کے مخلص اور پرجوش احباب نے قبل از وقت پانسو کی رقم اکٹھی کرکے لاہور میں جناب کمال الدین صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیدی اور صاحب موصوف نے سفر کے اخراجات کے خیال سے دورہ کو ملتوی کردیا۔ جماعت لائل پور خاص شکریہ کے قابل ہے کہ انہوں نے خود ہی اس اہم ضرورت کو محسوس کرکے وہ کام کردیا جسکے لئے وفد نے جانا تھا۔ جزاہم اللہ خیر الجزا۔ امید ہے کہ عنقریب یہ روپیہ قادیان پہنچ جاویگا کیونکہ سب رقم نقد جمع ہوگئی ہے۔ اور یہ بھی امید ہے جیسا کہ منشی نورالدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور نے زبانی اطلاع دی ہے کہ قریب دو سو روپیہ کے اور بھی اکٹھا ہوجاویگا۔ اسکے بعد ۱۳ تاریخ کو بعد نماز مغرب ڈیپوٹیشن بمقام گوجرانوالہ پہنچا۔ اور اسی رات کو وہاں سے روانہ ہوکر صبح ۸ بجے جہلم۔ ۱۵ کی صبح کو مردان۔ اور ۱۶ کو قریب ۱۱ بجے پشاور اور جہاں سے ۱۸ مارچ کو بوقت دس بجے رات واپس ہوکر ۱۹ کو بارہ بجے لاہور پہنچ گئے۔ کل وصولی بارعدہ متعلق چندہ تعمیر مدرسہ اس دورہ میں حسب ذیل ہوا۔ (نوٹ: افسوس ہے کہ راولپنڈی کا مقام ایک ضرورت کی وجہ سے رہ گیا۔ کیونکہ ڈیپوٹیشن کو ایک دن لاہور واپس ہونا پڑا۔)

نام جماعت (تعمیر مدرسہ)	وصول	وعدہ قابل وصول	میزان
جماعت مردان	۱۱۰-۴-۰	۲۰۲-۸-۰	۳۱۲-۱۲-۰
” پشاور	۲۷۲-۰-۰	۴۰۱-۰-۰	۶۷۳-۰-۰
” گوجرانوالہ	۲۱۱-۰-۰	۴۲۹-۱۲-۰	۶۴۰-۱۲-۰
” جہلم	۱۰۴-۸-۰	۱۰۴-۸-۰	۲۰۹-۰-۰
کل میزان	۶۹۷-۱۲-۰	۱۱۳۷-۱۲-۰	۱۸۳۵-۸-۰

اس میزان میں لائل پور کا چندہ قریباً سات سو روپے جمع کرکے یہ میزان اڑھائی ہزار روپیہ سے اوپر ہوجاتی ہے۔ علاوہ تعمیر مدرسہ کے قریب ساڑھے تین سو روپے چندہ لنگر خانہ مختلف جگہ سے ہوا جس میں بعض جگہ ماہوار چندے کی رقم بھی شامل تھی۔ قادیان [illegible] لاہور [illegible] گوجرانوالہ [illegible] جہلم [illegible] مردان [illegible] پشاور [illegible]۔ اور جہلم و مردان میں قریب صد کے چندہ اشاعت اسلام کے وعدہ بھی ہوا۔ اس طرح یہ کل رقم قریب تین ہزار کے پہنچ جاتی ہے۔ خدا کے فضل سے یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

اس جگہ خصوصیت سے میں بعض امور کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ شہروں میں جماعت کی تعداد بمقابلہ دیہات کے بہت قلیل ہے۔ اور اس لئے تجویز پیش کردہ اسوقت تک جو احباب ڈیپوٹیشن میں شریک ہوئے ہیں۔ ان کا اس غرض کے لئے کہ دیہات میں دورہ کریں۔ نکلنا قریباً محال ہے۔ کیونکہ اس کے لئے ایک بڑا لمبا عرصہ چاہیے۔ پس یہ ذمہ داری ضلعوں کی انجمنوں پر آپڑتی ہے۔ اور نہایت ضروری ہے کہ ان انجمنوں کے ارکان اس طرف توجہ کریں۔ مگر ساتھ ہی اسجگہ میں خوشی سے اس بات کا اظہار بھی کرتا ہوں۔ کہ بہت سے مقامات میں مخلص احباب اس ضرورت کو محسوس کرچکے ہیں اور اس فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے گوجرانوالہ میں منشی احمد دین صاحب نے اس ضرورت کو محسوس کرکے مفصلات کے احمدی احباب تک پہنچ اور اسکو اس تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے اور انہوں نے امید دلائی ہے کہ فصل کے موقع پر کوشش کرکے وہ انشاء اللہ ایک ہزار روپیہ یا اس سے زاید جمع کرینگے۔ مردان اور پشاور کے مفصلات میں جماعت بہت کم ہے اور ان دونوں جماعتوں نے ممبران مفصلات کو اس تحریک میں شامل کرلیا ہے۔ جماعت مردان کا میں خصوصیت سے تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ سارے سفر میں یہی ایک جماعت دیکھی گئی جس میں انجمن کا نظم باقاعدہ پایا گیا۔ اور صدر انجمن کے شایع کردہ قواعد کے مطابق سارا عملدرآمد پایا گیا۔ چنانچہ ایک نہایت عمدہ مہمانخانہ اور ایک کتبخانہ بھی اس چھوٹی سی جماعت نے تیار کر رکھا ہے۔ اور اس کے سارے کام عمدہ اور باقاعدہ ہوتے ہیں۔ اس جماعت کی روح رواں منشی محمد یوسف صاحب اپیلنویس مردان ہیں مگر دوسرے تمام ممبر بھی علی قدر مراتب ہر طرح سے جماعت کو ترقی دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ان کی کارروائی کو دیکھکر طبیعت بہت خوش ہوتی ہے۔ ہر روز درس قرآن شریف میں جمع ہوتے ہیں۔ اور درحقیقت یہی بڑی برکات کا سرچشمہ ہے۔ انجمن پشاور کا انتظام بھی عمدہ ہے اور ماہواری چندوں کی وصولی باقاعدہ ہوتی ہے۔ اس جگہ جناب مولوی غلام حسین صاحب درس قرآن دیتے ہیں۔ اگر ہر جگہ یہ انتظام کیا جاوے تو جماعت کی بڑی ترقی کا موجب ہوگا +

جہلم میں بھی بعض پرجوش احباب انجمن کے انتظام کو باقاعدہ بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اس جماعت میں کم چندہ وصول ہونے کی وجہ بعض احباب کی غیر حاضری ہے۔ سارے دورہ کی اجمالی کیفیت یہ ہے۔ ان معزز مکرم احباب کے جن کے ہم رکاب میں تھا۔ دلوں پر یہ تھی کہ احمدی جماعت کا اخلاص جو ان کو اس سلسلہ کے ساتھ ہے اور ان کی کوشش خدا کے راہ میں ہماری امیدوں سے بڑھکر پائی گئی۔ خدا تعالےٰ اس اخلاص اور ان کوششوں میں اور بھی ترقی دے۔ ڈیپوٹیشن کے جانے کا اثر نہ صرف یہی ہوا۔ کہ فراہمی چندہ میں بڑی بھاری کامیابی ہوئی۔ بلکہ ہر جماعت میں ایک نئی تحریک پیدا ہوئی۔ اور خصوصًا جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریروں سے جو ڈیپوٹیشن کی روح رواں تھے احباب بہت محظوظ ہوئے۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ امید ہے۔ کہ یہ سلسلہ جاری رہا تو بہت سی برکات کا موجب ہوگا۔ میں خصوصیت سے ان احباب کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ جنہوں نے وفد کے استقبال کے لئے ہر طرح کی تکالیف کو خوشی سے اپنے اوپر لیا۔

خاکسار محمد علی۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری جواب دیں۔

کہ مرقع قادیانی کے انعامی مضامین کے جوابات ہوجانے پر مجیب کو جس رقم کے دینے کا اعلان کیا تھا۔ مکمل جوابات کے شایع ہوجانے کے بعد آپ نے اب تک وہ موعودہ انعامی رقم کیوں نہیں بھیجی۔ بواپسی جواب سے مطلع فرماویں

آپکا

وہی قرضخواہ از قادیان

نکاح۔

آج واقع ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء کو چوہدری حاکم علی صاحب کے لڑکے غلام مصطفےٰ کا نکاح بابو غلام حسن صاحب ساکن لوہری والا متصل وزیرآباد مال سٹیشن ماسٹر بہاول پور کی لڑکی مسمات زینت بی بی سے مبلغ پانصد روپیہ پر حضرت اقدس کے روبرو حضرت حکیم الامت نے پڑھا۔ اور حضرت اقدس نے اس کے مبارک اور بارور ہونے کے واسطے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین کے واسطے مبارک اور باعث مودت و رحمت بنادے۔ آمین۔

خطبہ نکاح انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں شایع کیا جاوے گا۔

ضروری نوٹ [illegible]

[illegible]

کربلا معلی کو ایک خط

ہمارے محترم دوست میر مہدی حسین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے ایک شیعہ اوستاد نے کربلا سے خط لکھا ہے جس میں وہ توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اس جگہ آنا چاہیئے۔ میر صاحب نے جو اُن کو جواب لکھا وہ فائدہ عام کے لئے شایع کیا جاتا ہے۔ شیعہ اصحاب غور سے پڑھیں۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

استغفر اللہ۔ استغفر اللہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و بہ نستعین ونحن علی بابہ مستغفرین ولرحمتہ راجین رب فارحم مزالسماء وکن معنا فی کل حال وفی کل حین۔ آمین

اما بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مخدوم استادی کا شفقت سے بھرا ہوا مکتوب ۸ صفر المظفر کو بمقام قادیان دارالامان (امن فتن ھذا الاوان) ملا۔ اس سے پہلے ۲۴ر محرم الحرام کو بمقام سید کھیڑی جو یہ عاجز ضروری کام کے لئے گیا تھا جناب کا زیارت مقامات متبرک آیات کے لئے جانا مسموع ہوا تھا نیز یہ بھی سنا تھا کہ بہت بہاری سفر اختیار فرمایا ہے۔ شاید واپسی کی بھی نوبت آئے یا نہیں۔ بجز دعا کے اور عاجز دور افتادہ کیا کر سکتا تھا۔ مگر اب مسرت نامہ نے نصف ملاقات کی خوشخبری دی۔ خدا کرے عزیز جناب کو بخیریت پہنچے اور صحت بدن اور قلب سلیم کیحالت میں نظر سے گذرے۔ جواب لکھنا اگرچہ موجب تصدیعہ ذات سامی ہے مگر نہ لکھنا بھی داخل عیب ہے لہذا جو کچھ لکھتا ہوں محض اللہ تعالے کے لئے لکھونگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول سے باہر نجاؤنگا۔ چونکہ جناب عظمت انتساب نہ یہاں تشریف لائے نہ بالاستیفا حالات سے مطلع ہوئے اسوجہ سے بے ساختہ آپ کے قلم سے نکلگیا۔ کہ تم نے دربار محمد صلعم اور آئمہ اطہار کو چھوڑ دیا نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ

ما مسلمانیم از فضل خدا + مصطفے ما را امام و پیشوا + اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم + آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست + بادۂ
عرفان ما از جام اوست + آن رسولے کش محمد ہست نام + دامن
پاکش بدست ما مدام + ہست او خیر الرسل خیر الانام + ہر نبوت
را برو شد اختتام + مہر او با شیر شد اندر بدن + جان شد و با
جان بدر خواہد شدن + معجزات انبیائے سابقین + آنچہ در قرآن
بیانش بالیقین + بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ست + ہر کہ انکار
کند از اشقیا ست + آنچہ ما را وحی و ایمائے بود + آن نہ از خود
از ہمان جائے بود + ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست + زو شدہ
سیراب سیرابے کہ ہست + [سلام امام علیہ السلام را]

اس ناکارہ نالایق کو زیارات کے بارہ میں جو غور کیطرف توجہ دلائی ہے اس کے متعلق گذارش ہے کہ اپنی طرف سے انسان کسی کام کو پسندیدہ قرار دیدیتا ہے لیکن اگر خدا کے زیر حکم اُس کو نہیں کرتا تو اس کا حال کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں تک وثوق کے لایق ہے یعنی کتاب اللہ کا حکم یعنی مُہر کلام الٰہی اگر کسی امر کے کرنے کے لئے اس کے پاس موجود نہیں تو وہ کام اپنی رضا سے ہے نہ کہ خدا کی۔ قال اللہ تعالے یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال الرسول۔ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی فمن تمسک بھما نجی۔ یہ آیت مذکورہ بالا قرآن شریف میں موجود ہے اور حدیث مسطورہ شیعوں میں ساری و سایر ہے آیت مصرحہ صادقین کی معیت فرض کرتی ہے نہ کہ مقابر صادقین کی زیارت یا دعا یا اعتکاف پس اگر وہاں کا سفر اختیار کروں تو کس حکم خدا کے لئے کروں آیت سیروا فی الارض کا جو حوالہ جناب نے دیا ہے یہ نہیں سوچا کہ یہ حکم کن لوگوں کو ملا اور مخاطب کون ہیں۔ یہاں تو وہ زیر خطاب عتاب ہیں جو انبیاء و مرسلین کے نشانات صداقت دیکھکر بھی تکذیب سے باز نہیں آتے تھے۔ ان کو حکم ہے کہ مکذبین کے حالات جاکر دیکھو۔ سو میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ کبھی کسی رسول یا مامور من اللہ کا منکر مجھے خدا کرے بلکہ صادقین کی معیت چاہتا ہوں۔ اور ضروری ہے کہ صادقین کا وجود بھی ہوتا تعمیل حکم میں مجبوری پیش نہ آوے اس کے بعد تعجب و تاسف سے بھرے دل کے ساتھ حدیث مندرجہ بالا کو غور سے پڑھتا ہوں۔ اس میں سب سے مقدم تمسک کے قابل کتاب اللہ کو لکھا ہے اور یہ زایرین اور عاکفین نجف اشرف و کربلائے معلی کو مسلم ہے لیکن آنجناب نے سارے کرمنامہ میں بجز سیروا فی الارض کے زیارات کے بارہ میں تمسک بکتاب اللہ سے کہیں فخر حاصل نہیں کیا شاید اسکو بیاض عثمان کے رتبہ سے زیادہ مرتبہ حاصل نہیں ہوگا (معاذ اللہ) اور اصل قرآن شریف تو امام صاحب الزمان کے جیب خاص میں ہوگا جس کے چالیس پارہ ہیں اور وہ غایب بحکم خدا ہیں۔ پھر کس طرح یہ فخر حاصل ہو؟ لیکن فیکم الثقلین کا لفظ کتاب اللہ اور عترت کو موجود فی الخارج کہ رہا ہے۔ اور یہ دونوں جدا بھی نہیں ہو سکتے جیسے لا یمسہ الا المطہرون سے بھی واضح ہے۔ یہاں مطہرون کا لفظ آیمہ کو موجود مع الکتاب بتلا رہا ہے غرض بحث سے نہیں صرف توجہ دلانا مد نظر ہے اور عرض اسقدر کہ اگر وہاں زیارات کو آنا ہی مقصد زیست قرار دیا جاوے تو کس آیت کے ماتحت یہ متبرک کام کیا جاوے ما انت بمسمع من فی القبور تو رسول کریم کو کہا گیا ہے تا بدیگران چہ رسد۔ دیگر حج کو نہ جانے اور وہاں کے لوگوں کو راہ راست پر نہ لانیکا الزام حضرت مرزا صاحب پر قایم فرمایا ہے۔ اس کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ حکم حج کے ساتھ شرط من استطاع بھی لگی ہوئی ہے اور استطاعت صرف روپیہ کی ہی نہیں اتنی استطاعت بھی ضروری ہے کہ شریروں سے اپنی جان بچا سکے لا تلقوا بایدیکم کا بھی خلاف نہ ہو۔ تو جبکہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طایف جانے پر پتھراؤ کیا گیا اسی طرح امرتسر میں حضور پر احکام الٰہی سمجھانے کے وقت پتھر برسائے گئے اور انتظام پولیس کی بھی پرواہ نہ کی تو مکہ معظمہ کے راستہ میں جہاں پولیس وغیرہ حفظ امن کا بندوبست بھی نہیں کس طرح جا سکتے ہیں اگر کہو زور امامت سے جاویں تو واضح ہو کہ جب یہ حکم خدا تعالے کی طرف سے پہنچیگا اور خدا کو منظور ہوگا ٭ تو پھر کوئی دیر نہ ہوگی آنحضرت صلعم نے بھی اخیر عمر میں حج کیا تھا۔ اور کس قدر مصیبتوں سے وہ میسر ہوا۔ ایسا ہی یہاں بھی ہو سکتا ہے۔ صرف حکم کی دیر ہے۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ اور راہ راست پر لانا خدا کا فعل ہے نہ کسی نبی یا امام کا۔ افضل الرسل کو حکم ہے۔ انک لا تھدی من احببت یہاں تو سراسر اتباع نبوی ہو رہا ہے نہ کوئی خود روی۔ باقی امور جم غفیر اور گروہ کثیر اسجگہ کا۔ جو ذکر فرمایا ہے مختصر اً عرض ہے کہ کیا ہردوار اور گنگا جمنا کے اشنان اور گوردکل کے میلہ جات پر اور کانگڑہ اور نینا دیوی وغیرہ مکانات متبرکہ پر جم غفیر نہیں ہوا کرتا؟ میں نے یہ نظیر اس لئے لکھی ہے کہ اگر وہ لوگ انبوہ خلایق کو بطل صداقت کے طور پر پیش کریں تو ہمارے پاس سوائے اس کے کیا جواب ہے کہ قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث یہاں کثرت کے ساتھ خبیث کا لفظ ذکر کیا ہے اور جہاں اچھے عباد کا ذکر ہے وہاں قلیل کا لفظ فرمایا ہے۔ ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ میں اگر افواج کا لفظ کثرت پر دلالت کرتا ہے۔ تو الناس کا لفظ عوام الناس کیطرف توجہ دلا رہا ہے جو سابقون اولون سے کم درجہ پر ہوتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہاں معاذ اللہ خبیث لوگ ہی جمع رہتے ہیں۔ نیک نہیں ہوتے مجھے لفظ کثرت کیطرف توجہ دلانا مقصود تھا۔ پھر نیت کا حال اللہ تعالے کو معلوم ہے اور معیت صادقین اسیوجہ سے فرض ہے کہ تا فساد سے امن رہے اور صادق انسان کے ساتھ مفسد لوگ ہرگز نہیں رہ سکتے وہ گندہ پان کی طرح الگ کر دئے جاتی ہیں۔ آپ نظر امعان میری معروضہ پر مبذول فرماویں تفاسیر آئمہ و دیگر معتبر کتابوں کا حوالہ دیکر جو لکھا ہے کہ کیا وہ غلط ہیں۔ اس کے جواب میں آپ کو تصدیعہ پہنچیگا۔

٭ فرما رہا ہے۔ اگر کسی دوسرے خدا کا حکم ہو تو خوف ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ناراض نہ ہو جبکہ وہی خدا ہے اور وہی اپنا تازہ کلام نازل فرما رہا ہے۔ تو کیا ممکن نہیں۔ کہ وہ جب چاہے حضرت مسیح موعود کو اپنے حکم متعلق حج سے مشرف فرماوے جیساکہ ... گئے تھے۔ بلکہ مجبوراً روکے گئے تھے وہی مجبوری اس جگہ بھی درپیش ہے۔ منہ

ورنہ جواب تو خود ذہن مین آسکتا ہے آئمہ اور معتبرین کے اقوال کا مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کسی صورت مین بڑھ نہین سکتا۔ وہ کلام اللہ نہین ہین تو جبکہ احادیث رسول الثقلین صدہا وضعی پائی جاتی ہین اقوال آئمہ وضعی بنانے خصوصًا معتقدین سے کے روبرو کیا بعید ہین افسوس آپ شیطان کا وجود مانتے ہین شیاطین الانس والجن کے کارنامون سے بے خبر ہین۔ صرف قرآن شریف کی نسبت محافظت کا وعدہ الٰہی ہے باقی سب کتب ظنی طور پر صحیح سمجھی جاسکتی ہین۔ ورنہ یقین کا مرتبہ ہی کوئی نہین رکھیگا توریت انجیل کی نسبت وعدہ محافظت نہ تہا اس واسطے ان مین تحریف راہ پاگئی مگر آیۃ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہر وقت قرآن کریم کو کمی بیشی تحریف تبدیل سے بچانے کے واسطے وقت نزول سے آج تک بلکہ ابد تک مسلح کہڑی ہے۔ وانا لمسنا السماء فوجدنٰھا ملئت حرسًا شدیدًا کو غور سے پڑہین کیا ایسی کتاب مین کوئی چالیس کی جگہ تمیں پارہ کر سکتا ہے؟ کیا خدا کی کوئی بہی عزت ایسے لوگون کے دلون مین نہین؟ ایسا کمزور خدا ہو گیا؟ معاذ اللہ۔ مروان نے آل عمران کو آل مروان لکہدیا تو اسکو عہدہ کتابت وحی سے معزول کیا گیا۔ حالانکہ نبی کریم امی تہے اور صرف سورۃ کے نام کی تبدیلی پر پکڑا گیا۔ مگر دس پارہ گم کرنیوالا کبہی مواخذہ مین نہ آیا جائے غور ہے یہ صرف مخلوق کی طرف توجہ اور خدا سے غفلت کا پہل ہے ورنہ قرآن کریم ازل سے ابد تک لاتبدیل کتاب لاریب فیہ ہے لو کنتم تعقلون یہی ترکۂ رسول ہے نہ کہ فدک۔ فھل انتم منتھون

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے +

قمر ہے چاند اورون کا ہمارا چاند قرآن ہے +

افسوس آنجناب کو مقامات سامرہ وغیرہ سے محبت ہوئی مگر قرآن کریم سے یہ الفت پیدا نہ کی ورنہ ضرور تہا کہ ہر فعل کے وقت تمسک بکتاب اللہ فرماتے۔ نیاز مندی ہر چند گذارشین کین کہ ایک مرتبہ یہان آکر دیکہہ جاوین کہ کیا حال ہے مگر آپ کی خوش اعتقادی اور طرف لے گئی۔ اب دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو عزت سے اپنے حضور رکہڑا کر کے ہر ایک جنبش و لغزش کو معاف فرماوے حضرت مولانا نور الدین صاحب سلمہ ربہ کی خدمت مین جناب کا خط پیش کیا تو نہایت شفقت سے فرمایا۔ ان کو متانت سے جواب لکہہ دو۔ شاید فائدہ پونہچے! اب ناچیز بے تمیز کچھہ حال اپنے رہنے کا مقام قادیان پر عرض کرتا ہے۔ سات سال کے عرصہ سے اس جگہ مقیم ہون۔ میرا کوئی عزیز قریبی رشتہ دار بجز ذات پروردگار یہان موجود نہین سب لوگ اپنے رشتہ دارون کو ساتھہ لائے مگر میرے ساتہہ کوئی بجز منکوحہ بیوی کے نہ آیا

مجہو کوئی نہ جانتا تہا۔ کہ یہ کون شخص ہے۔ نہ زر پاس نہ کوئی ہنر نہ سخت یا درجنگلون مین اکیلا بیٹھ کر دعائین کرتا رہا کہ اے ارحم الراحمین مین صرف تیرے لئے اس مقام بااکرام پر بود و باش کرنا چاہتا ہون کوئی ہو یا نہ ہو۔ پر تیری مجہو سخت ضرورت ہے تو میرے ساتہہ ہو۔ تو ہی میرا حال سن تو لطف کی نظر فرما ذلت سے بچا رب انی سکنت مع اھلی و ذریتی فی بقعۃ غیر ملک عند مسجدک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الینا وارزقنا من الطیبات لعلنا نشکرک ونحمدک امین

ایک ماہ سے زیادہ عرصہ تک دریائے بیاس پہ جو اس جگہ سے بیس کوس کے فاصلہ پر ہے مقیم رہا اور دعا میں لگا رہا۔ آخر قادیان آنے پر دوپہر کے وقت مین نے چارپائی پر پڑے ہوئے دیکہا کہ ایک آہنی ہاتہہ نے جس کی کلائی نہایت نازک تہی مجہو پشت کی جانب سے آکر بازو سے پکڑ لیا مین نے پہر دیکہا تو ہاتہہ غائب ہو گیا مجہو اسقدر خوشی ہوئی کہ غم بہول گیا اور یقین ہو گیا۔ کہ اب خدائے قدیر دستگیری ضرور فرمائیگا سو اس وقت سے اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ایسی دستگیری فرمائی ہے کہ اس کی نظیر پہلی زیست مین نہین ملتی مین چاہتا تہا کہ حضرت امام علیہ السلام کے زیر تربیت کام کرون سو وہ مجہی فضل خدا سے میسر ہے۔ آزادی سے کام کرتا ہون۔ اور کسی کا خدا نے محتاج مجہو نہین کیا۔ وہ پروردگار دعاؤن کا سننے والا اور جواب دینے والا اس جگہ آکر دیکہا گیا۔ پہلی زندگی نہایت ناپاک زندگی تہی جو اس معبود سے غفلت کی حالت مین بسر ہوئی مگر یہان ربانیون کی صحبت مین اس قدر پتہ تو لگا۔ کہ مین قصور بہت کرتا ہون اور گناہ سے بہت سا حصہ میرے وجود کا شیطان کا شکار ہو چکا ہے۔ دعا مین لگا ہوا ہون کہ اللہ تعالےٰ میری اس زمین کو جو شیطان کے قبضہ مین رہن ہے واگذار کرا دے جیسے وہ معبود اور حاجات برلاتا ہے اور دعاؤن کو سنتا ہے امید کہ یہ حاجت بہی پوری کریگا۔ امام علیہ السلام کی صداقت کے نشانات جس قدر مین نے اس جگہ رہ کر دیکہے وہ لاتعداد ہین اور ذرہ ذرہ میرا اُنکا گواہ ہے وہ موہوم امور نہین ہین۔ نہ صرف خوش اعتقاد گواہی اُن کے گواہ ہین۔ بلکہ دوست اور دشمن ہزارون دیکہتے ہین اور شہادت دیتے ہین جن مین ہندو بہی شامل ہین وہ گوہر یقین سے دامن انکو بہر دیتے ہین اور کوئی مہینہ خالی نہین جاتا کہ کوئی پیشگوئی جو پہلے سے شایع ہو چکی تہی پوری ہو جاتی ہے جس سے آیت فلا یظھر علےٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول کی صداقت ظاہر ہوتی ہے حضرت

امام بالکل اتباع نبی کریم مین محو ہین ہر بات مین تمسک کتاب اللہ یا قول و فعل رسول اللہ سے کرتے ہین کیا ہی رتبہ اُس نبی کا ہے جس کا غلام ایسا شخص ہے۔ اللھم صل علیٰ

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے +

جسکا غلام دیکہو مسیح الزمان ہے +

اب ایک نظم پر جو امام الزمان کی ہے اکتفا کرتا ہون اسمین جواب آپکے خط کا ہے

والسلام رقیمہ کمترین مہدی حسین احمدی از مقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بوقت شب ۱۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۶ ہجری المقدس

خطبہ جمعہ

۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء از حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین۔ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وخلفاءہ الراشدین المھدیین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہٖ نفسہٗ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ آخر آیت ذٰلک ما کنت منہ تحید +

خداوند تعالےٰ ہمیشہ انسان کو عجیب عجیب رنگون سے اپنی ذات سے کبہی خوف اور کبہی امید دلاتا ہے۔ انسان کا ایمان اور سعادت کی بنا صرف اسی پاک اعتقاد پر مبنی اور منحصر ہے کہ اس مین خوف اور امید دونو ملے ہون۔ الایمان بین الخوف والرجاء اگر انسان مین حد مقررہ سے امید بڑہ جاوے تو بہی حبط ایمان کا خوف اور عذاب لازم۔ اور اگر انسان کو اللہ تعالےٰ کا خوف حد مقررہ سے زیادہ ہو جاوے تو بہی سلب ایمان کا اندیشہ اور سزا ضروری ہے مثلاً اگر انسان مین امید بڑہ جاوے تو بعض اوقات انسان کے دل مین یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا بخشنے والا ہے اور وہ رحیم ہے اس کی رحمت اس کے غضب سے سبقت رکہتی ہے۔ تو اس طرح سے انسان بعض اوقات ارتکاب جرائم کے لئے بے باک ہو جاتا ہے علیٰ ہذا۔ اگر انسان مین خوف بہی حد مقررہ سے بڑہ جاوے تو بہی انسان خدا کی مغفرت اور رحم سے ناامید ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے چنانچہ میرا ایک چشم دید واقعہ ہے۔

کہ ایک جگہ جمعہ کے دن ایک مولوی صاحب خطبہ جمعہ میں فرماتے تھے کہ دس آدمی ہیں جو کبھی کسی صورت میں بھی نہیں بخشے جاویں گے۔ منجملہ ان دس آدمیوں کے ایک ولد الحرام کے متعلق بھی یہی فتویٰ تھا۔ خدا کی قدرت اس وقت اس موقعہ پر ایک شخص اس قسم کا بھی موجود تھا یہ سن کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کی کہ مولانا میں اس قسم کی پیدایش کا انسان ہوں۔ اور آپ نے اس قسم کی پیدایش کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے کہ کبھی مغفرت نہ ہوگی۔

اب میری عرض یہ ہے کہ کوئی سبیل میری نجات کے لئے ممکن بھی ہے یا کہ نہیں۔ مولوی صاحب نے کچھ سوچنے کے بعد جواب دیا کہ نہیں۔ کوئی صورت بھی نہیں۔

میرا یہ چشم دید واقعہ ہے کہ وہ شخص اُسی وقت مسجد سے اٹھ کر سیدھا عیسائیوں کے پاس گیا اور بیان کیا کہ میں اسلام کو سچا جانتا ہوں اور ہر طرح سے میرا ایمان اور اعتقاد ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔

مگر چونکہ میرے جیسے انسان کی نجات اصول اسلام کے رو سے کسی صورت میں ممکن ہی نہیں لہذا اب میں عیسائی ہو کر اس ذریعہ سے نجات حاصل کیا چاہتا ہوں۔ مگر اس کی خوش قسمتی سے کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ وہ عیسائی ہونے سے بچ گیا۔

غرض انسان جب خوف میں بھی حد سے ترقی کر جاتا ہے تو ارتداد تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ہر کام کی ایک حد مقرر ہے۔ حد سے تجاوز ہرگز مفید نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ مضر ہی ہوا کرتا ہے۔ افراط اور تفریط ہمیشہ نقصان رسان ہوا کرتی ہے۔

پس خوف اور امید جب انسان میں حد اعتدال پر پیدا ہو جاویں تو یہی ہیں جو انسان کو بدی سے نفرت اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض مقامات پر اپنی رحمت اور مغفرت کے اسماء اور صفات بیان فرما کر انسان میں امید پیدا کرائی ہے۔ اور بعض مقامات میں اپنا شدید البطش اور منتقم ہونا بیان کر کے خوف بھی پیدا کرایا ہے۔

ان آیات میں بھی انسان کو گناہ اور منشاء الٰہی کے برخلاف اعمال کرنے سے ڈرایا ہے۔ اور مناسبت موقع کے لحاظ سے اپنے صفات کا تذکرہ کیا ہے۔ فرمایا کہ ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہ نفسہ۔ یعنی ہم انسانی نفس کے وسوسوں کو بھی جانتے ہیں۔ وسوسہ سے باریک تر کوئی بھی بدی نہیں ہے حتی کہ انسانی اعضاء مثل کان ہاتھ وغیرہ بھی انسان کے دل کے وسوسوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔ عزیز سے عزیز دوست۔ یا اعلیٰ سے اعلیٰ جبروت اور سطوت والا حاکم یا بادشاہ پہلو بہ پہلو بیٹھا ہو وہ بھی انسانی دل کے وسوسوں سے آگاہ نہیں ہو سکتے مگر خدا فرماتا ہے کہ ہم انسانی دل کے کسی گوشے میں بھی اگر کوئی بدی کا خیال پیدا ہوتا ہے تو ہم اسے خوب جانتے ہیں۔ انسانی فطرت میں رکھا ہے کہ بدی کو ہمیشہ چھپایا کرتا ہے پس جب اس کو یہ یقین ہوگا۔ کہ خدا میرے دل کی ہر ہر حالت اور سکون و حرکت سے بھی آگاہ ہے تو پھر کیوں بدی کرے گا۔ حکام ظاہری کے سامنے تو انسان باوجود جرم کرنے کے بھی عذر کر سکتا ہے اور بعض اوقات عدم ثبوت میں بریت بھی ہو جاتی ہے مگر خدا سے کیا عذر کر سکتا ہے۔ پس فرمایا کہ بدی کے خیال کو بھی دل میں جگہ مت دو۔ چہ جائیکہ بدی اور جرم کا ارتکاب کرو۔

پس خدا کے علیم ہونے پر ایمان لانے والا ہرگز ہرگز گناہ کی آگ نہیں کھا سکتا۔

پھر فرمایا کہ ہم نے انسانی اعمال کے لئے دو نگران بھی مقررہ کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے نیاز ہے اس بات سے کہ اسکو کسی انسان کے اعمال کے واسطے کسی شہادت کی ضرورت اور احتیاج ہو وہ علیم بذات الصدور ہے۔ وہ انسانی دل کے وسوسوں سے بھی خوب واقف ہے مگر یہ دو نگران حال اور کاتب اعمال جو لگائے ہیں ان میں صرف غرض یہ ہے کہ انسان پر اتمام حجت ہو جاوے اور کسی قسم کا عذر اور بہانہ نہ کر سکے

پھر فرمایا کہ جاءت سکرۃ الموت بالحق دوسرا بڑا ذریعہ انسان کو خوف دلانے کا یہی ہے انسانی زندگی کا انجام اور انتہاء بتا دیا ہے۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جو ہوتی ہے کہ عموماً ہر فرد بشر نے کبھی نہ کبھی دیکھی ہوتی ہے۔ وہ کیسی بے بسی اور بے کسی کا نظارہ ہوتا ہے عزیز سے عزیز رشتہ دار۔ ماں باپ۔ بہن۔ بھائی۔ بیوی بچے۔ یار۔ دوست۔ خادم۔ مال و دولت غرض کوئی اس وقت اس کی اس مصیبت کا بٹانے والا نہیں ہوتا۔ سب حسرت اور یاس کی نظر سے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ مال و دولت جاہ و حشمت سب یہیں دھرا رہ جاتا ہے۔ نہ کوئی ساتھ جاتا ہے! اور نہ ہی اس وقت کوئی اس سفر سے روک کر بچا سکتا ہے۔ غرض پوری یاس و حسرت اور بے بسی و بے کسی کا سمان اور نظارہ ہوتا ہے۔ ذرا غور کر کے انسان اگر اس حالت کو اپنی آنکھوں کے سامنے لائے تو پھر دیکھے کہ اس کا دل کیسا نرم اور دنیوی لذات سے متنفر اور خدا کی طرف پانی کی طرح بہ نکلنے والا ہو جاتا ہے۔ غرض اس نقشہ کو خدا نے پیش کیا ہے کہ تا انسان اس میں غور کرے اور بدیوں سے کنارہ کش ہو جاوے۔

ساری بدیوں کی جڑ صرف غفلت ہے۔ نیکی سے روکنے اور بدی کی جرات دلانے والی اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنا محاسبہ کیا کرے۔ اور خدا کے علیم ہونے پر یقین رکھے۔ اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھے۔ نہیں معلوم کہ کس وقت سفر کا حکم آ جاوے گا پس اپنا حساب صاف رکھنا چاہیئے۔ صوفیا کا قول ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ اس سے مراد یہ ہے کہ شریعت میں ہر وقت کے مناسب حال بعض عبادات مقرر ہیں۔ ان سے غفلت اور لاپرواہی ہی بدی کا گھر ہے۔ اور گناہ کی جڑ۔ انسان کو لازم ہے کہ ہر وقت دعا میں لگا رہے۔ اور غفلت سے بچتا رہے۔ اور ہر وقت کے مناسب حال اوامر و نواہی پر کاربند رہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان امرتسر سرکل میں

یہ بالکل پہلا موقعہ ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء سرکل ٹورنمنٹ کے لئے امرتسر گئے تھے۔ ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ میں چونکہ ہمارے مدرسہ کے طلباء نے فٹ بال میچ جیتا تھا۔ لہذا امرتسر سرکل میں ان کو صرف فٹ بال میچ ہی میں شامل ہونا تھا۔ امرتسر سرکل میں امرتسر خاص۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ اور کانگڑہ کے اضلاع شامل تھے۔ فٹ بال میچ کے لئے صرف تین پارٹیاں یعنی خالصہ کالجیٹ سکول امرتسر۔ گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ اور مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان شامل تھے۔ اول میچ خالصہ کالجیٹ سکول امرتسر اور گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ کے درمیان ہوا۔ اور خالصہ کالجیٹ سکول جیتا۔ فائنل میچ کامیاب ٹیم اور مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے درمیان ۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء ۴½ شام کو شروع ہوا۔ اور خدا کے محض فضل سے میدان مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان فٹ بال ٹیم کے ہاتھ میں رہا۔ اور اس طرح سے امرتسر سرکل میں فٹ بال چمپین سکول مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ہی رہا۔ ہم جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں نہایت خوشی سے اس کامیابی کے واسطے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اس کامیابی میں علاوہ ایک شیلڈ کے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کو آئندہ سرکل میچ تک عطا کی گئی ہے ٹیم کے لڑکوں کو عمدہ تلہ دار پگڑیاں انگلیاں بطور انعام عطا کی گئی ہیں۔ ہم آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ اس میچ کی مفصل رپورٹ شایع کریں گے۔

تازہ ڈائری

۷ مارچ ۱۹۰۸ء - فرمایا - شیعہ کہتے ہین - قرآن مجید مین کچھہ کمی بیشی ہے - اس اعتراض کی زد مین سب سے پہلے وہی آتے ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی لئے خلیفہ نہین ہوئے تھے - کہ معاویہ کے ساتھہ جنگ کرین بلکہ ان کا فرض تھا - کہ قرآن شریف کی حفاظت کرین - جو اصل الاصول دین ہے - پس وہ اپنی خلافت کے زمانے مین اصل قرآن کو شایع کر جاتے - کیا جس قرآن مجید کی اشاعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہزارون مخالف و موافق لوگون مین ہوتی رہی ہو - اس مین کچھہ تغیر ممکن تھا - یہ کیسی لغو بات ہے - پھر ہم پوچھتے ہین - کہ انہی خلفاء کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازین پڑہتے رہے اگر ان کے غاصب ظالم ہونے کا یقین تھا تو ایسا کیون کیا - دیکھو ہمارے مُرید ہین وہ دوسرون کے پیچھے نماز نہ پڑہین گے - کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے بھی ایمانی حالت مین کمزور رہتے جو تقیہ کرتے رہے خدا تعالے فرماتا ہے کہ اللہ کی زمین وسیع ہے ایسی بات ہو تو ہجرت کر جاؤ - آپ نے یہی نہ کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ خلفاء ثلاثہ کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے تھے -

فرمایا - شر الفقراء من ھو علی باب الامراء یہ لوگ (اولیاء - انبیاء) اللہ تعالے سے بہتری پاتے ہین - پس انہین امراء کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے ہان امراء ان کے بہت کچھہ محتاج ہین -

فرمایا - لوگ دین حق اختیار کر کے داعی الی اللہ پر احسان رکھتے ہین - اللہ تعالے نے کہا یہ تو میرا احسان ہے کہ تمہین ہلاکت سے بچا لیا تم بجائے احسان نمائی کے ہمی کا شکریہ ادا کرو - (بدر)

کیمیا

فرمایا کہ بہت سے لوگ کیمیا کی فکر مین لگے رہتے ہین اور عمر کو ضائع کرتے ہین - اور بجائے اس کے کہ کچھہ حاصل کرین جو کچھہ پاس ہوتا ہے اسکو بھی کھو دیتے ہین ایک شخص بٹالہ کا رہنے والا تھا - جو کہ کسی قدر غربت سے گذارہ کرتا تھا اور اس نے جو مکان رہایش کے لئے بنایا تھا اس کے باہر کی ایک ایک اینٹ تو پکی تھی - اور باقی اندر سے کچا تھا - ایک دن اُسے ایک فقیر ملا جو بہت وظیفہ پڑہتا رہتا تھا - اور ظاہرا نہایت نیک معلوم ہوتا تھا بوجہ اس کے ظاہری درود وظایف کے وہ سادہ لوح آدمی اس کے ساتھہ بہت بیٹھتا - اور تعلق رکھتا تھا - کچھہ مدت کے بعد اس فقیر نے بڑی سنجیدگی سے اس آدمی سے پوچھا کہ تم نے یہ مکان اس طرح پر کیون بنایا ہے کیون نہین سارا پختہ بنا لیتے اس نے جواب دیا - کہ روپیہ نہین غریب ہون اسپر فقیر نے کہا روپیہ کی کیا بات ہے اور اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا - اس ذومعنی جواب پر اس شخص کو کچھہ خیال پیدا ہوا - اور اس نے اس سے پوچھا کہ کیا تم کچھہ کیمیا جانتے ہو - اس نے کہا کہ ہان اوستاد صاحب جانتے تھے اور بہت اصرار کے بعد مان لیا کہ مجھکو بھی آتا ہے پر مین کسی کو بتاتا نہین - چونکہ تم بہت پیچھے پڑے ہو - اس لئے کچھہ تم کو بتا دیتا ہون - اور یہ کہکر اسکو گھر کا زیور اکٹھا کرنے کی ترغیب دی اور کچھہ مدت تک باہر میدان مین جا کر وظیفہ پڑہتا رہا ایک زیور لیکر ہنڈیا مین رکھنے لگا - مگر کسی طرح اس زیور کو تو چرا لیا - اور اس کی جگہ اینٹین اور روڑے بھر دیئے اور خود وظیفہ کے بہانے باہر چلا گیا اور جاتے وقت کہہ گیا کہ اس ہنڈیا کو بہت سے اُپلون مین رکھہ کر آگ دو - مگر دیکھنا کچا نہ اُتارنا بلکہ جب تک مین نہ آؤن اسے ہاتھہ نہ لگانا - اس نے اس کے کہنے مطابق اُس ہنڈیا کو خوب آگ دی اور - - - - - - اس قدر دہوان ہوا کہ ہمسائے اکٹھے ہو گئے اور دروازہ کھلوا کر اندر گئے اور جب اس سے پوچھنے پر معلوم کیا - کہ کیمیا بن رہا ہے - تو انہین نے اس شخص کو سمجھایا کہ وہ تجھے لوٹ کر لے گیا اور جب ہنڈیا کھولی تو اس مین سے روڑے نکلے - چنانچہ وہ شخص جب کسی کام کے لئے گوردا سپور گیا تو اسے وہان معلوم ہوا - کہ وہی شخص کسی اور کو دہوکا دے گیا ہے اور وہان آگ جل رہی ہے پس اس نے ان کو بھی سمجھا دیا کہ وہ مجھکو بھی لوٹ کر لے گیا ہے اور وہان بھی ہنڈیا کھولنے پر اینٹ پتھر ہی نکلے - اسی طرح قادیان کے پاس ایک گاؤن ہے وہان ایک کیمیا گر آیا - اور مسجد مین ٹہیرا - مسجد والے سے پوچھا کہ یہ مسجد ٹوٹی ہوئی ہے اسکو بناتے کیون نہین - اس نے کہا کہ ہمارے آبا و اجداد کے زمانے مین یہ مسجد بنی تھی اب ہم غریب ہین اس قدر روپیہ نہین - اس نے کہا کہ نہین روپیہ کا کیا ہے بندوبست ہو جائیگا - اور پوچھے جانے پر جواب دیا کہ مین چاندی بنا سکتا ہون چنانچہ اس شخص نے پچیس روپے دیئے اور وہ کیمیا گر اس کو لیکر بٹالہ آیا اور وہان پہنچ کر اسکو صاف کی ہوئی قلعی دیدی وہ شخص بے چارہ سادہ لوح تھا فرق نہ کر سکا اور اپنے گاؤن مین آ کر سنار کو دکھلائی تو معلوم ہوا کہ بالکل بے قیمت ہے اسی طرح ایک ڈپٹی صاحب تھے جن کو مدت سے کیمیا کا شوق تھا اور اس مین بہت روپیہ ضایع کر چکے تھے ایک دن ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا کہ مین کیمیا بنانی جانتا ہون مگر سامان وغیرہ کے لئے پانچسو روپیہ درکار ہے وہ ڈپٹی صاحب نے فوراً دلوا دیا - روپیہ لیکر وہ شخص ایک پاس کی دوکان میں بیٹھہ گیا اور ڈپٹی صاحب کو کہلا بھیجا کہ روپیہ تو میں لے چکا اب جو مرضی ہو کر و میں نہیں دیتا - لینا ہے تو عدالت میں نالش کرو - ڈپٹی صاحب اب ایسے بوڑہاپے میں نالش کسطرح کرتے اور کرتے - - - - تو اپنی بے عزتی ہوتی چپ ہو رہے - غرض یہ سب بیہودہ ہے -

(کیمیا کی مرض پہلے زمانہ میں تو عام طور پر تھی اور ہنود اسمیں مدت سے پھنسے ہوئے تھے مگر افسوس بعض تعلیم یافتہ لوگ بھی ابتک اس کے دلدادہ ہیں اسلام اس کو بالکل ناجایز قرار دیتا ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رزق کریم متقی کو ضرور ملتا ہے اور وہ رزق جس سے فایدہ پہنچے کریم ہی ہوتا ہے ورنہ بہت سے ایسے مال ہوتے ہیں جو ناجایز طریقوں سے کمائے جاتے ہیں اور ناجایز باتوں میں اور فضول رسومات میں اٹھہ جاتے ہیں حالانکہ محنت اور نیکی سے کمایا ہوا روپیہ اپنے اصل موقعہ پر خرچ ہوتا ہے جیسا کہ ان دو بھائیوں کے قصہ سے ظاہر ہے کہ خدا تعالے نے ابوھما صالحا کی وجہ سے دو نبیون کو اس بات کے لئے مامور کیا کہ اس روپیہ کی حفاظت کے لئے جو کہ نیکی اور تقوی سے کمایا ہوا تھا - ایک دیوار بنائین - خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ فی السماء رزقکم وما توعدون ۝ فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون ۝ یعنی ہر ایک انسانون کو خدا تعالے اپنے پاس سے روزی دیتا ہے حضرت داؤد کہتے ہین کہ مین بچہ تھا اور بوڑھا ہو گیا ہون - مگر آج تک مین نے کسی صالح کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے نہین دیکھا اسیطرح توریت مین ہے کہ نیک بخت انسان کا اثر اسکی سات پشت تک جاتا ہے پھر قرآن مجید مین بھی ہے کہ کان ابوھما صالحا - یعنی ان کا باپ صالح تھا - اس لئے خدا تعالے نے ان کا خزانہ محفوظ رکھا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکے کچھہ ایسے نیک نہ تھے - باپ کی نیکی کی وجہ سے بچائے گئے - پس انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیا گر سے بہت بہتر ہے - اس کیمیا گری مین تو روپیہ ضایع ہوتا ہے مگر اس کیمیا گری مین دین بھی اور دنیا بھی دونو سدھر جاتے ہین - افسوس ہے ان لوگون پر جو ساری عمر یون ہی فضول ضایع کر دیتے ہین - وہ کیمیا کی تلاش مین ہی مر جاتے ہین - حالانکہ اس کوچہ مین سوائے نقصان مال اور نقصان ایمان اور کچھہ نہین اور ایسا شخص ملکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ کا مستحق ٹھہرتا ہے اصل کیمیا تقوے ہے جس نے اسکو حاصل کر لیا اس نے سب کچھہ حاصل کر لیا اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضایع کی - اگر کیمیا واقعی ہو بھی تو بھی اُس

کے پیچھے عمر کھونیوالا کبھی متقی اور پرہیزگار نہیں ہو سکتا - جس کو رات دن دنیا کی محبت لگی رہیگی - وہ اپنے پاک اور پیارے خدا کی محبت کو اپنے دل میں کس طرح جگہ دیگا

کفارہ

کفارہ کی نسبت فرمایا کہ عیسائی کفارہ پر اس قدر زور دیتے ہین حالانکہ یہ بالکل لغو بات ہے ان کے اعتقاد کے موافق مسیح کی انسانیت قربان ہو گئی - مگر صفت خدائی زندہ رہی اب اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وہ جو دنیا کے لئے فدا ہوا - وہ تو ایک انسان تھا خدا نہ تھا - حالانکہ کفارہ کے لئے بموجب انہی کے اعتقاد کے خدا کو قربان ہونا ضروری تھا - مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ ایک انسانی جسم فدا ہوا اور خدا زندہ رہا - اور اگر خدا فدا ہوا - تو اس پر موت آئی - اصل مین اس کفارہ کی وجہ سے ہی دنیا مین گناہونکی کثرت ہو رہی ہے مگر جب عیسائیون کو کہا جاتا ہے کہ کفارہ نے دنیا مین گناہ پھیلایا ہے تو وہ جواب دیتے ہین کہ کفارہ صرف نجات کے لئے ہے ورنہ جب تک انسان پاک نہ ہو اور گناہون سے پرہیز کرتا ہو کفارہ کچھ نہین - مگر جب انہی لوگون کیطرف دیکھا جاتا ہے جو اس قول کے کہنے والے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ طرح طرح کے گناہون مین مبتلا ہین ایک دفعہ ایک پادری کسی گنہ کی وجہ سے پکڑا گیا ہے - تو اس نے جواب دیا کہ کفارہ ہو چکا ہے اب کوئی گنہ نہین اگر کفارہ گنہ کرنے سے نہین بچاتا تو اس کا کیا فائدہ چنانچہ اس کا جواب عیسائی کچھ نہین دے سکتا -

نظم

یہ نظم چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیدوار ذیلدار بہلول پور ضلع لائلپور نے ۲۲ر مارچ ۱۹۰۸ء کو قبل ظہر حضرت مسیح موعودؑ کے حضور پڑھی +

آیا تیرے دوارے طالب تری دعا کا۔
طالب تری دعا کا راہی رہے ہُدا کا۔
تو ہے امام برحق مہدی مسیح تو ہی ہے۔
بعض انبیا سے بہتر خاتم ہے اولیا کا۔
محبوب مصطفٰے ہے مطلوب کبریا ہے۔
مقصود دوجہان ہے مہدی رہِ ہُدا کا۔
چودہ صدی سے جسکی تہی ہم کو انتظاری۔
اُترا ہے قادیان مین نائب یہ مصطفٰے کا۔
شاہد نشان سارے روشن ہین جون ستارے۔
پورے ہوئے ہین سارے فرمان جو تہا خدا کا۔
شمس و قمر کو دیکھو کیسا نشان ہے بہاری
ہر وقت پورا ہونا فرمان مصطفٰے کا -
گاڑی کو دیکھ چلتی آتی ہے یاد قدرت
چودہ صدی کا وعدہ پورا ہوا خدا کا
ہر بات پر ہے حجت منکر ہے ہر نشان کا
اللہ رے ضد تری یہ دشمن ہے تو حیا کا
کر غور کچھ تو منکر سنت پیشینیان پر
پھر دیکھ آکے چہرہ محبوب کبریا کا
مہدی تری دعا سے ملتے ہین دین و دنیا
آیا ترے دوارے طالب تری دعا کا

خبرون کا گلدستہ

سوئے والو جلد جاگو
یہ نہ وقت خواب ہے

مرزا رحیم بیگ صاحب دہرم سالہ سے اطلاع دیتے ہین - کہ آج دس مارچ ۱۹۱۰ء قریبًا ½ ۱۱ بجے رات کے شدید زلزلہ ہوا - جو ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد کے تمام زلزلون سے شدید تھا - نقصان کچھ نہین ہوا - خداوند کریم کا فضل رہا - پھر قریبًا چار بجے صبح کے دوبارہ زلزلہ ہوا - اور پھر صبح ½ ۷ کے قریب تیسری دفعہ زلزلہ آیا - اس سے پہلے بھی تین دفعہ زلزلہ ہو چکا تھا - گویا ماہ مارچ مین ۱۰ر تاریخ تک ۶ر زلزلہ ہو چکے ہین -

اور برادرم عادل شاہ صاحب ترنگ زئی سے تحریر فرماتے ہین - آج رات کو شب جمعہ ۱۳ر ماہ حال کو ایک سخت جھٹکا زلزلے کا محسوس ہوا - جو نہایت زور سے تھا - اللہ تعالٰے رحم کرے - یہ ہے ہماری شامت اعمال اور مسیح موعود کی صداقت -

اور سول اینڈ ملٹری گزٹ رقمطراز ہے - ۵ - ۶ر مارچ کی درمیانی شب کے ۹ سے ۵ بجے تک شارغ بلوچستان مین زلزلہ کے ۱۳ر جھٹکے محسوس ہوئے بازار کے بہت سے مکانات گر پڑے اور ریلوے عمارات کو مزید صدمہ پہنچا جھٹکے درگئی اور خوست مین بھی محسوس ہوئے ہین

اور آریہ گزٹ مین مسطور ہے - ۱۳ر ماہ حال کو درگئی اور خوست ملک بلوچستان مین ۹ بجے بڑا سخت بھونچال آیا کئی مکانات اور عالی شان عمارتین گر کر مسمار ہو گئین اور ریلوے اسٹیشن پر بھی بہت نقصان ہوا -

ربنا فلا تجعلنا فی القوم الظالمین (بدر)

ڈوئیل :- روسی جنرل فوک اور جنرل سمرناف کے درمیان پورٹ آرتھر کی حوالگی کے متعلق جھگڑے کی بنا پر ڈوئیل لڑائی ہوئی جنرل سمرناف سخت زخمی ہوا -

ہیضہ و چیچک :- ساحل ملابار پر ہیضہ و چیچک کا بڑا زور ہے - تازہ ترین رپورٹ کے مطابق ہفتہ مختتمہ پنجشنبہ گذشتہ مین ۱۹۹ اموتین ہیضہ و ۱۹۴ چیچک سے ہوئین طاعون کی مہلک وارداتین بھی ہو رہی ہین - اور گورنمنٹ مدراس نے کالی کٹ کے لئے ایک خاص افسر حفظان صحت مقرر کیا ہے -

بچہ کشی :- بمبی مین پان بائی نامی ایک ہندو بیوہ اپنے بچہ کو مار ڈالنے کے جرم مین ماخوذ ہے -

جعلی ٹکٹ :- بمبی ہائیکوٹ سے ایک شخص منی لال نامی کو ریلوے کے جعلی ٹکٹ بنانے کے جرم مین دو سال قید سخت اور ۲۵ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی -

روسی جنرلون کی ڈوئل :- جنرل فاک اور سمرناف کے درمیان جو ڈوئل ہوئی تہی - وہ ایک اعلٰے درجہ کا جوانمردانہ کام سمجہا جاتا ہے - ڈوئل ہارس گارڈ رائڈنگ اسکول مین لڑی گئی تہی - کئی لیڈیان موجود تہین - سمرناف کی دوسری گولی فاک کے کوٹ کے پاس سے گذر گئی - اور فاک کی سمرناف کے پیٹ مین گہس گئی - اور خوف ہے - کہ زخم مہلک ثابت ہوگا -

تصادم :- ڈائمنڈ ہاربر بمبی مین یک شنبہ کو دو اسٹیمرون لاک سٹے اور لائینگ کے مابین تصادم ہوا - اور اسٹیمر لاک کو نقصان پہنچا - مگر ناقابل دونون مین سے کوئی نہین ہوا

آتشزدگی :- ۱۸ر مارچ کی صبح کو پینمانا (برہما) مین سخت آتشزدگی ہوئی - جس سے ۱۰ عمارتین جل گئین - محکمہ جنگلات دفتر بال بال بچا -

آتشزدگی :- ۱۷ر مارچ کی شب کو راولپنڈی مین جنگل کے اندر آگ لگ کر کئی میل تک پہیل گئی - رات بہر شعلے بہڑکتے رہے اور دوسرے دن آسمان پر سیاہ دہوان اُٹھتا ہوا نظر آیا - ایک ماہ کے عرصہ مین اس نواح مین تین بار آگ لگ چکی ہے - ہوا کی تیزی کی وجہ سے آگ نے اور زیادہ زور پکڑا تھا - (پیسہ)

اشد ضروری اطلاع

اگر کوئی پرچہ کسی صاحب کو نہ ملے - تو ان کو ضروری کہ وہ تاریخ اشاعت سے زیادہ سے زیادہ پندرہ دن کے اندر طلب فرما دین - ورنہ دفتر ان کے لئے پرچہ دینے کا ہرگز ذمہ وار نہ ہوگا - اسی واسطے اطلاع جلی قلم سے شایع کی جاتی ہے -

منیجر -

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا -